دل کی بات　　　　مدیر

''گوشے میں ''لحد'' کے مجھے آرام بہت ہے''

بنتِ امیر شریعت سیدہ ام کفیل بخاری رحمۃ اللہ علیہا

خطیب الامت، امیر شریعت، حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی اکلوتی بیٹی سیدہ ام کفیل بخاری رحمۃ اللہ علیہا ۲۱ ر جمادی الاولیٰ ۱۴۳۳ھ مطابق ۱۴ را پریل ۲۰۱۲ء جمعہ اور ہفتہ کی درمیانی شب دس بج کر پندرہ منٹ پر طویل علالت کے بعد انتقال کر گئیں۔

انا للّٰہ وانا الیہ راجعون. اِنَّ لِلّٰہِ مَا اَخَذَ وَلَہٗ مَا اَعۡطٰی وَکُلُّ شَیٌٔ عِنۡدَہٗ لِاَجَلٍ مُّسَمّٰی

کسی بھی چیز کی نسبت ہی اس کا تعارف اور پہچان ہوتی ہے۔ یہی نسبت باعتبار درجہ اس کی قدر ومنزلت میں اضافے کا باعث بنتی ہے۔ میری والدہ ماجدہ رحمہا اللہ نے نسبت کی لاج رکھی اور اس کی حفاظت کرنے میں عمر تمام کردی کہ وہ حضرت امیر شریعت کی بیٹی ہیں۔ حق تو یہ ہے کہ انہوں نے اس کا حق ادا کر دیا۔ سیدہ مرحومہ کی شخصیت کثیر الجہات تھی۔ وہ اپنے ماں باپ کی فرماں بردار، خدمت گزار اور اطاعت شعار بیٹی تھیں اور ہمیشہ ان کی دعاؤں اور محبتوں کا مرکز ومحور رہیں۔ انہوں نے اپنے عظیم ماں باپ سے خوب اکتسابِ فیض کیا، علم وعمل اور تقویٰ میں وہ ان کا پرتو تھیں۔ اعتقادات، عبادات اور معاملات میں شریعتِ مطہرہ پر کاربند تھیں۔ حضور خاتم النبیین سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس سے انہیں بے پناہ محبت تھی۔ یہ محبت سنت پر عمل کی صورت میں ان کی شخصیت سے ظاہر ہوتی تھی۔ اہل بیت امہات المؤمنین، بنات طاہرات اور صحابیات رضی اللہ عنہم سے محبت ان کے ایمان کا حصہ تھی۔ دینی معاملات میں انہوں نے کبھی کسی سے مفاہمت نہیں کی بلکہ پوری استقامت اور جرات کے ساتھ اپنی دینی اور خاندانی شناخت کا اظہار کیا۔ انہوں نے اپنی اولاد کی پرورش سے لے کر تعلیم وتربیت تک ہمیشہ دین کو مقدم رکھا۔ ان کی ایک ہی خواہش رہی کہ ان کی اولاد دین پڑھے، دین پڑھائے اور دین پر عمل کرے۔ اس اعتبار سے وہ خوش نصیب تھیں کہ خود بھی اس پر عامل رہیں اور اولاد کو بھی اسی راستے پر لگا یا۔

حضرت امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ کی پوری زندگی تبلیغ دین، تحفظ ختم نبوت اور دشمنانِ دین کا مقابلہ کرتے ہوئے گزری۔ ظاہر ہے اس راہ میں انہیں دکھ اور مصائب بھی برداشت کرنے پڑے۔ سیدہ رحمہا اللہ نے اپنی عظیم والدہ کے ساتھ مل کر صبر واستقامت کے ساتھ اپنے ابا جی کا بھرپور ساتھ دیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو بلا کا حافظہ عطاء فرمایا تھا۔ تحریکِ آزادی کی عینی شاہدہ تھیں اور آزادی کے واقعات انہیں ازبر تھے۔ سیدہ مرحومہ اپنے عظیم باپ اور ان کی جماعت مجلس احرار اسلام سے وابستہ تاریخی واقعات وروایات کی امین اور مستند حوالہ تھیں۔ تاریخ وسیرت اور شعر وادب میں ان کے

مطالعے کی وسعت بے مثال تھی۔ کوئی دن مطالعے سے خالی نہ تھا۔ زندگی کے آخری دن بھی دو کتابیں ان کے سرہانے رکھی تھیں۔ اخبارات کے اداریے، کالم اور تجزیے باقاعدگی سے پڑھتیں اور اس پر رائے بھی دیتیں۔ ملکی حالات و واقعات پر بہت تکلیف اور صدمے کا اظہار کرتیں۔ تہذیب وثقافت کے نام پر معاشرے میں پھیلائی جانے والی بے حیائی پر ان کا دل دکھتا اور آنکھیں روتیں۔ ان حالات پر اکثر استغفار کرتی رہتیں۔ وہ اوّل و آخر ایک مؤمنہ اور صالحہ مسلمان خاتون تھیں۔

انہوں نے بہت کم لکھا مگر جو لکھا خوب لکھا۔ چند برس قبل اپنے ابا جی رحمۃ اللہ علیہ سے متعلق یادداشتیں قلم بند کیں جو ''سیّدی وَابی'' کے نام سے کتابی صورت میں شائع ہوئیں۔ ایک بیٹی کی اپنے باپ سے متعلق یادداشتوں کے حوالے سے شاید یہ واحد کتاب ہے جو اردو لٹریچر میں منفرد اضافہ ہے۔ اس کتاب کو عالمی سطح پر شہرت حاصل ہوئی۔ ذاتی و خاندانی، قومی و ملی، سیاسی و تاریخی اور ادبی حوالوں سے مرصع یہ کتاب اپنی مثال آپ ہے۔

خانوادۂ امیر شریعت میں اس وقت وہ سب سے بڑی تھیں۔ وہ کل پانچ بہنیں تھیں۔ تین ان سے بڑی تھیں جو بہت کم سنی میں انتقال کر گئیں۔ ایک سب سے چھوٹی تھی جو ۱۹۴۸ء میں انتقال کر گئی۔ وہ حضرت مولانا سید ابوذر بخاری رحمہ اللہ سے چھے سال چھوٹی اور باقی تینوں بھائیوں مولانا سید عطاء المحسن بخاری رحمہ اللہ، مولانا سید عطاء المؤمن بخاری اور مولانا سید عطاء المہیمن بخاری سے بڑی تھیں۔

سیدہ مرحومہ خاندانی، تاریخی وسیاسی اور شعری وادبی معلومات کا انسائیکلوپیڈیا تھیں۔ ۱۹۴۹ء سے ۱۹۵۱ء تک اپنے بڑے بھائی جان مولانا سید ابوذر بخاری رحمہ اللہ کے جریدہ ''مستقبل'' کی تدوین وترتیب میں ان کے ساتھ شریک تھیں۔ کبھی کبھار کوئی مضمون بھی اس میں تحریر فرماتیں۔ جب کبھی ہمارے ماموں صاحبان ان سے گفتگو کرتے تو خاندانی حالات، شخصی تذکروں اور تاریخی وادبی واقعات کا ایک دبستان کھل جاتا اور ہم دم بخود ہو کر ان کی باتیں سنا کرتے۔

اڑھائی سال قبل میرے چھوٹے بھائی سید محمد ذوالکفل بخاری مکہ مکرمہ میں ایک ٹریفک حادثے میں شہید ہو گئے۔ اپنے جوان بیٹے کی اچانک حادثاتی موت کے صدمے کو جس صبر و استقامت کے ساتھ انہوں نے برداشت کیا وہ صرف اللہ تعالیٰ کا ان پر خاص فضل وکرم تھا۔ یقیناً اللہ تعالیٰ انہیں اس پر اپنی شان کے مطابق اجر عطا فرمائیں گے۔

خاندانِ امیر شریعت پر اللہ تعالیٰ کا سب سے بڑا فضل وکرم یہ ہے کہ سب بزرگوں کا خاتمہ ایمان پر ہوا۔ حضرت امیر شریعت، اہلیہ امیر شریعت، مولانا سید ابوذر بخاری، مولانا سید عطاء المحسن بخاری اور اب بنت امیر شریعت، سب کو آخری وقت کلمہ طیبہ، استغفار اور اللہ اللہ کا ذکر نصیب ہوا۔ بھائی ذوالکفل مرحوم بھی کلمۂ شہادت پڑھتے ہوئے سفر آخرت پر روانہ ہوئے۔ **فالحمد للّٰہ علیٰ ذالک**

سیدہ بنت امیر شریعت ۱۳۵۱ھ، ۱۹۳۲ء میں پیدا ہوئیں۔ تب حضرت امیر شریعت تحریک کشمیر کے سلسلے میں ملتان سنٹرل جیل میں اسیر تھے۔ حضرت مفتی کفایت اللہ دہلوی بھی ان کے ساتھ قید تھے۔ حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ نے ہی ان کا نام ''سیدہ صادقہ'' تجویز فرمایا۔

قمری حساب سے ان کی عمر ۸۲ سال اور شمسی حساب سے ۸۰ سال بنتی ہے۔ ہر ذی روح کو موت کا ذائقہ چکھنا ہے۔ جانے والے دکھوں سے آزاد ہوجاتے ہیں اور پیچھے رہ جانے والوں کو عمر بھر ان کی جدائی کا صدمہ سہنا ہوتا ہے۔ سیدہ زندہ تھیں تو ہر وقت ان کی دعائیں ہمارے شامل حال ہوتی تھیں۔ مجلس احرار اسلام کے سرگرم کارکن اور رہنما ہمیشہ ان سے دعاء کی درخواست کرتے اور اس کی برکات اپنے کاموں میں محسوس کرتے۔ ان کے انتقال سے بہ ظاہر دعاؤں کا سلسلہ رک گیا لیکن جو دعائیں وہ کر گئیں ہمیں یقین ہے کہ ان کا سائبان اب بھی ہمارے سروں پر قائم ہے۔ مجلس احرار اسلام کے ماتحت دینی مدارس، ختم نبوت کے محاذ پر جدو جہد اور دین دشمنوں کے مقابلے میں جہد مسلسل میں وہ ہمیشہ ہمارے لیے دعائیں فرماتیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی قبر کو منور فرمائے، ان کے حسنات قبول فرمائے، خطاؤں کو معاف فرمائے، اولاد کو ان کے لیے صدقۂ جاریہ بنائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے (آمین)

۲۱/ اپریل بروز ہفتہ ۴ بجے سہ پہر باغ لانگے خان ملتان میں ان کے سب سے چھوٹے بھائی مولانا سید عطاء المہیمن بخاری نے نمازِ جنازہ پڑھائی۔ نماز جنازہ میں اکثریت حفاظِ قرآن، طالبانِ دین اور علماء ومشائخ کی تھی۔ نماز عصر کے وقت انہیں جلال باقری قبرستان میں خانوادۂ امیر شریعت کے ''احاطۂ بنی ہاشم'' میں اپنی عظیم اماں جی کے پہلو میں سپرد خاک کیا گیا۔ ان کے بھتیجوں سید محمد معاویہ بخاری، سید محمد مغیرہ بخاری، سید عطاء اللہ بخاری، سید عطاء المنان بخاری، نواسے سید صبیح الحسن ہمدانی، سید وقار الحسن ہمدانی، سید محمد امجد بخاری، سید محمد عقیل بخاری اور راقم نے انہیں لحد میں اتارا۔ ان کے سرہانے پروفیسر سید محمد وکیل شاہ صاحب، مولانا سید عطاء المؤمن بخاری مدظلہٗ اور قدموں میں پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری دامت برکاتہم صبر واستقامت کی تصویر بنے کھڑے تھے۔ ان کے یتیم پوتے عزیزان سید عطاء المکرّم اور سید عطاء المنعم، بڑا پوتا سید عطاء المحسن حیرت واستعجاب میں دادی اماں کے سفر آخرت کے دلدوز مناظر دیکھ رہے تھے۔ آہ! علم عمل کی پیکر، تقویٰ کی روشنی لے کر قبر کی تنہائیوں میں ہمیشہ کے لیے محوخواب ہوگئیں۔ تدفین کے بعد حضرت پیر جی نے دعاء مغفرت کرائی۔ میں بوجھل قدموں کے ساتھ رخصت ہونے لگا تو محسوس ہوا کہ امی کہہ رہی ہیں............

''کفیل بیٹے! مجھے صحت ہوگئی، ہر مرض سے شفا ہوگئی، مجھے آرام آ گیا''

''گوشے میں ''لحد'' کے مجھے آرام بہت ہے''

والدہ ماجدہ رحمہا اللہ نے اپنے مرحوم بیٹے سید ذوالکفل بخاری کو یاد کرتے ہوئے ایک شعر تحریر کیا تھا اسی پر اکتفا کرتا ہوں

ہر آنکہ زاد بنا چار بایدش نوشید

ز جامِ دہر مئے کل من علیہا فان

جو بھی اس دنیا میں آیا اسے دنیا کے جام سے فنا کی شراب پینی پڑے گی۔ یعنی موت کا ذائقہ چکھنا ہوگا

اللّٰھم اغفر لھا وارحمھا، اللّٰھم اجعلنا منھم، اللّٰھم لاتحرمنا اجرھا